قطعات تواریخ علماء وفقہاء خاندان اجتہاد

(قسط اول)

محترمہ بنت زہرا نقوی ندیؔ الہندی، لکھنؤ

مجدد الشریعۃ محیی الملۃ آیۃ اللہ العظمیٰ سید دلدار علی غفران مآبؒ (متولد شب ۱۷ربیع الثانی جمعہ ۱۱۶۶ھ/ ۱۷۵۲ء متوفی ۱۹رجب ۱۲۳۵ھ / ۳رمئی ۱۸۲۰ء مدفون بہ حسینیہ خود) سے لے کر آج تک ہندوستانی شیعوں بلکہ دوسرے مذاہب کے افراد تک کے دلوں پر خاندان اجتہاد کے علماء ومجتہدین کی حکمرانی رہی ہے اور وہ صرف اور صرف ان کے علم، عمل، فعالیت، خلوص، جرأت اظہار، بیباکی، دین ومذہب کیلئے حکیمانہ انداز سے جہاد واجتہاد، اطاعت خالق وشفقت مخلوق کے ساتھ خالق کی توحید اور خلائق کے اتحاد کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دینے کی وجہ سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس خانوادے کے قابل رشک ادباء، شعراء، علماء اور فقہاء محمود ومحسود زمانہ بھی ہوئے۔

اس خانوادے کے علماء وفقہاء کی عظمت کردار وعمل کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ جب تک وہ زندہ رہتے ہیں تمام مذاہب کے لوگ ملاقات کے مشتاق رہتے ہیں اور جب مرتے ہیں تو سوگواروں کا لاکھوں کا ہجوم امنڈ آتا ہے اور یہی نہیں تدفین کے بعد ہر صنف اور عمر کے لوگ اپنے اپنے انداز سے بذریعہ زبان وقلم مہینوں اور برسوں تک غم مناتے رہتے ہیں۔ جس کیلئے ڈھائی سو سال کی تاریخ شاہد ہے جو کتابی، کتابچی صورت میں یا کتب ورسائل میں محفوظ ہے۔ میں مستقلاً اپنے شوہر کے تحقیقی امور میں معاون رہتی ہوں ان کی خواہش ہوئی کہ میں خاندان اجتہاد کے ادباء، شعراء، علماء اور آیات عظام کی ولادت، وفات اور ان کے تصانیف کی منظوم تاریخیں جمع کروں خدا کا شکر ہے کہ وہ سلسلہ میں نے خاندان اجتہاد نمبر شمارہ (۱۱) سے شروع کر دیا ہے جس میں پہلا قطعہ تاریخ ہندوستان کے پہلے مرجع تقلید (آپ ہی ہندوستان میں شیعوں کی نماز جمعہ وجماعت کے بانی ہیں اور ہندستان میں آپ ہی نے پہلا مدرسہ اجتہاد قائم کیا اور شیعوں کو بحیثیت قوم پیش کیا۔) امام الاصول حضرت غفران مآبؒ کی مسجد کا شیخ امام بخش ناسخ (ولادت ۱۱۸۵ھ/ ۱۷۷۲ء۔ وفات ۱۲۵۴ھ/ ۱۶راگست ۱۸۳۸ء) شاگرد حضرت مصحفی نے لکھا ہے۔ ناسخ اور خواجہ حیدر علی آتش شاگرد مصحفی (ولادت ۱۷۷۸ء وفات ۱۲۶۳ھ ۱۳رجنوری ۱۸۴۷ء) دونوں دبستان لکھنؤ کے بانی اور اردو شاعری کے جگت استاد ہیں۔ مضمون آفرینی اور تمثیل میں ان لوگوں کا کلام ضرب المثل بن چکا ہے۔

ناسخ نے ۱۲۲۷ھ میں تاریخ کہی ہے۔ یہ شاید جائس میں تعمیر کرائی ہوئی مسجد کی تاریخ ہے، اس لئے کہ نصیر آباد کی مسجد کی تاریخ ذاکر سید الشہداء ملا محمد شوستری خطآ کی کہی ہوئی ہے جو ۱۲۲۸ھ میں تعمیر ہوئی ہے۔

شبیہ عرش بود مسجد نصیر آباد
کہ سنگ صفہ اش آئینہ است عرش نما

تبارک اللہ ازیں مسجدے کہ تاریخش

نوشتہ کلک قضا۔ مسجد خجستہ بنا

۱۲۲۸ھ

یا ممکن ہے کہ کوئی مسجد لکھنؤ میں بھی بنوائی ہو اس لئے کہ امام باڑہ غفران مآبؒ کے احاطے کی مسجد سلطان العلماء کی بنوائی ہوئی ہے۔

پھر دو تاریخیں سلطان العلماء آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد رضوان مآب (ولادت ۱۷ رصفر ۱۱۹۹ھ/ ۱۷۸۴ء۔ وفات پنجشنبہ ۲۲ رربیع الاول ۱۲۸۴ھ/ ۱۸۶۷ء، مدفون بہ حسینیہ غفران مآبؒ) کی وفات پر تدبر الدولہ سید مظفر علی اسیر لکھنوی (متولد ۱۲۱۵ھ/ ۱۸۰۱ء۔ متوفی ۱۲۹۹ھ ۷ رفروری ۱۸۸۲ء) تلمیذ شیخ غلام ہمدانی مصحفی (ولادت ۱۱۶۱ھ/ ۱۷۴۷ء۔ وفات ۱۲۴۰ھ/ ۱۸۲۵ء) کی کہی ہوئی ہے اور ایک تاریخ وفات سلطان العلماء ہی کی اردو ڈرامے کے بابا آدم یعنی ''اندر سبھا'' کے مصنف سید آغا حسن امانت لکھنوی (ولادت ۱۲۳۱ھ/ ۱۸۱۵ء۔ وفات ۱۲۷۵ھ/ ۳ رجنوری ۱۸۵۹ء) کے لائق وفائق، صاحب دیوان فرزند سید حسن لطافتؔ (متوفی ۱۳۰۱ھ/ ۱۸۸۴ء) کی کہی ہوئی ہے۔

سلطان العلماء حضرت غفران مآبؒ کے ایسے تاریخ ساز فرزند ہیں جن کے تذکرے کے بغیر ہندوستان کی علمی وسیاسی تاریخ نامکمل رہ جائے گی، جن کو امام زمانہؑ نے اپنی حضانت میں لے لیا تھا۔ وہ جہاں عظیم فقیہ، ممتاز مرجع تقلید، بے نظیر مدرس، بے مثیل قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) تھے، وہیں بے عدیل سیاستداں بھی تھے۔ یہی وجہ ہے کہ امامیہ مجاہدین آزادی کے سرخیل بھی ہیں۔ سلطان العلماء ہی کی وہ ذات والاصفات ہے جس نے اودھ میں حکومت شرعیہ قائم کردی تھی جسے لفظی صورت میں خواہ نہ کہا جائے لیکن معنوی اعتبار سے ولایت فقیہ کا فلسفہ دنیا میں سب سے پہلے سلطان العلماء نے پیش کیا تھا اور انھیں کے ایما پر حسینیہ آصفی نے عظیم حوزۂ علمیہ کی صورت اختیار کرلی تھی جسے مدرسۂ سلطانی (مدرسۂ سلطانیہ) کے نام سے جانا جاتا ہے جس کے اصل بانی نواب امجد علی شاہ اور امین الدولہ امداد حسین خاں (بانی امین آباد) ہیں اور محرک ومرغب سید العلماء سید حسین ہیں اور جس کے پہلے پرنسپل ممتاز العلماء فخر المدرسین سید محمد تقی ہوئے جو نواب سعادت علی خان اور ان کی بیگم کے مقبرہ سے شروع ہوکر آصفی امام باڑے تک آیا جس حوزہ علمیہ کی (مثال اس زمانے میں پوری دنیا میں نہیں تھی) جسے انگریزوں نے اپنے تسلط کے بعد بند کروادیا اس کا احیا بعد میں مدرسہ سلطانیہ کی صورت میں ہوا ہے۔ حسین آباد ٹرسٹ کے مالی تعاون سے جناب سید مہدی حسن موسوی ''آغا ابو'' صاحب (ولادت ۱۲۵۰ھ/ ۱۸۳۴ء۔ وفات ۱۸ ررجب ۱۳۳۶ھ/ ۳۰ راپریل ۱۹۱۷ء) نے تعمیر کروایا اور اس کا پرنسپل فخر المدرسین جنت مآب کے داماد مولانا سید ابوالحسن رضوی ''ابو صاحب'' (ولادت جمعہ ۱۷ رربیع الاول ۱۲۶۰ھ/ ۱۸۴۴ء۔ وفات ۲۴ رمحرم ۱۳۱۳ھ/ ۱۸۹۵ء مدفون بہ کربلائے معلیٰ) کو وقف حسین آباد شریف کی طرف سے مقرر کیا گیا جو آج بھی وہ مدرسہ یا جامعہ جو کچھ بھی کہیں حسین آباد ٹرسٹ ہی کا ہے۔

حضرت سلطان العلماء کے دوسرے بھائی سید المفسرین آیۃ اللہ سید علی صاحب (ولادت ۱۸ رشوال ۱۲۰۰ھ/ ۱۷۸۵ء۔ وفات ۱۲۵۹ھ/ ۱۸۴۳ء مدفون بہ کربلائے معلیٰ) نے پوری دنیا میں اردو زبان کی پہلی ضخیم ومنفرد تفسیر قرآن ''توضیح المجید فی تفسیر کلام الحمید'' کے نام سے سات جلدوں میں تحریر فرمائی جسے ''تفسیر زبر وبینہ'' بھی کہتے ہیں اور تیسرے بھائی آیۃ اللہ سید حسن (ولادت ۲۱ رذیقعدہ ۱۲۰۵ھ/

۱۷۹۱ء۔ وفات ۱۱؍ شوال ۱۲۶۰ھ/ ۱۸۴۴ء مدفون بہ حسینیہ غفران مآبؒ) نے امامیہ علم کلام کی اردو زبان میں پہلی کتاب ''باقیات الصالحات'' تصنیف فرمائی اور چوتھے بھائی آیۃ اللہ سید مہدی (ولادت ۱۲۰۸ھ/ ۱۷۹۳ء۔ وفات آخر ذی الحجہ ۱۲۳۱ھ مدفون بہ حسینیہ غفران مآبؒ) جن کی موت پر سورج کو گہن لگ گیا تھا۔

سلطان العلماء کے تواریخ وفات کے بعد غفران مآب کے سب سے چھوٹے فرزند اعلم العلماء فی العالم آیۃ اللہ العظمیٰ سید العلماء سید حسین علیین مکاں (ولادت ۱۴؍ ربیع الثانی ۱۲۱۱ھ/ اکتوبر ۱۷۹۶ء۔ وفات شب شنبہ ۱۷؍ صفر ۱۲۷۳ھ/ اکتوبر ۱۸۵۶ء مدفون بہ حسینیہ حضرت غفران مآبؒ) کے دوقطعات تاریخ وفات سید حسین میرزا عشقؔ لکھنوی (ولادت ۱۲۲۳ھ۔ وفات ۱۳۰۹ھ مدفون بہ کنڈری رکاب گنج) نے لکھے ہیں۔ عشقؔ مرحوم ایک دبستان مرثیہ کے بانی ہیں جن کا زعفرجن کے حال کا مرثیہ ''عروج اے مرے پروردگار دے مجھ کو'' اور ایک دوسرے مرثیے کی ایک بیت پوری دنیا میں مشہور ہے یعنی

عباسؑ مرگئے علی اکبرؑ جدا ہوا
لیکن کسی نے یہ بھی نہ پوچھا کہ کیا ہوا

عشقؔ لکھنوی، صاحب دیوان شاعر سید محمد میرزا انسؔ (وفات ۱۰؍ جمادی الاول ۱۳۰۲ھ) تلمیذ ناسخؔ کے فرزند تھے اور آپ کے سارے بھائی مرثیہ نگار تھے۔ کسی شاعر نے خوب کہا ہے کہ

تعشقؔ، عشقؔ وعاشقؔ، صبرؔ وصابرؔ
یہ پانچوں تن غلام پنجتنؑ ہیں

سید العلماء سید حسین، جہاں حضرت غفران مآب جیسے نابغہ روزگار شخص کے فرزند ہیں وہیں سلطان العلماء جیسے عالم شہرت کے مالک عظیم عالم کے بھائی ہیں، وہیں عظیم فقیہ ممتاز العلماء سید محمد تقی جنت مآب اور زبدۃ العلماء معین المومنین آیۃ اللہ سید علی نقی (ولادت حدود ۱۲۵۰ھ/ ۱۸۳۴ء۔ وفات ۲؍ رمضان ۱۳۱۱ھ/ ۱۸۹۴ء مدفون بہ حسینیہ خود نزد حسینیہ غفران مآبؒ) صاحبان کے والد ماجد ہیں۔ سید العلماء کی علمی دھاک عرب وعجم کے علماء وفقہاء کے دلوں پر بیٹھی ہوئی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ دنیا بھر کے علماء امامیہ نے انھیں اعلم مان لیا تھا۔ مرزا غالبؔ نے بھی سید العلماء کے مرنے پر فارسی میں مرثیہ اور قطعہ تاریخ لکھا ہے جو ان کے فارسی کلیات میں شامل ہے اور علامہ مفتی محمد عباس نے تو شاید فارسی وعربی میں تیس فیصدی اشعار اپنے استاد کی شان میں کہے ہیں جبکہ کئی سوانحی کتابیں بھی تصنیف فرمائی ہیں۔ سید العلماء کی تاریخ کے بعد فخر المدرسین ممتاز العلماء آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد تقی جنت مآب (ولادت ۱۶؍ جمادی الاول ۱۲۳۴ھ/ ۱۸۱۹ء۔ وفات ۲۳؍ رمضان شب قدر ۱۲۸۹ھ/ ۱۸۷۲ء مدفون بہ حسینیہ خود) کے امام باڑے کی تاریخ لطافتؔ لکھنوی کی کہی ہوئی ہے۔ علمی خزائن ودفائن کے اعتبار سے دار السلام ہند یعنی حسینیہ حضرت غفران مآبؒ کے بعد اس حسینیہ کا جواب پورے ہندوستان میں نہیں ہے اس لئے کہ امام باڑہ غفران کے بعد اگر کسی امام باڑے میں سب سے زیادہ علماء ومراجع تقلید دفن ہیں تو وہ یہی عزا خانہ ہے۔ اس کے بعد جنت مآب کی تاریخ وفات منشی محمد امیر اللہ تسلیمؔ (متوفی ۱۹۱۱ء) شاگرد محمد اصغر علی خان نسیمؔ (متوفی ۱؍ فروری ۱۸۶۶ء) شاگرد حکیم مومنؔ خان مومن دہلوی (ولادت ۱۲۱۵ھ۔ وفات ۱۲۶۸ھ) کی کہی ہوئی ہے۔ ممتاز العلماء جنت مآب کے بہت سے تصانیف ہیں جن میں عربی میں تفسیر بہت اہم ہے۔ اس کے بعد تاج العلماء آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی محمد (ولادت جمعہ شوال

۱۲۶۲ھ/ اکتوبر ۱۸۴۶ء۔ وفات ۱۴؍ربیع الثانی ۱۳۱۲ھ/ ۱۳؍نومبر ۱۸۹۴ء مدفون بہ حسینیہ غفران مآبؒ) کے دو فرزندوں کی تاریخ ولادت اسیر لکھنوی کی کہی ہوئی ہے اور مولانائے موصوف ہی کے ایک تصنیف کی تاریخ مشہور تاریخ نگار سید محمد ہاشم جونپوری (ولادت ڈپٹی کلکٹر، محلہ دریبہ، جونپور) کی کہی ہوئی ہے۔ تاج العلماء سید علی محمد ابن سلطان العلماء عظیم فقیہ، مفسر، مورخ، ادیب، شاعر تھے۔ عربی، فارسی کے علاوہ عبرانی، انگریزی میں بھی نثر و نظم دونوں میں لکھتے تھے۔ علماء امامیہ میں خالص اردو لکھنے کا سہرا آپ ہی کے سر ہے، آپ نے عربی، فارسی اردو اور عبرانی میں دو سو سے زائد کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔ خالص اردو کے اعتبار سے آپ کا ترجمہ اردو زبان میں اب تک کوئی نظیر نہیں رکھتا ہے۔ اس کے بعد ہاشم جونپوری ہی کے چند قطعات تاریخ میں پہلے تین قطعات تاریخ سلطان العلماء کے فرزند، مشہور فقیہ و مرجع تقلید ملک العلماء آیۃ اللہ العظمیٰ سید بندہ حسین مغفرت مآب (ولادت ۱۲۴۶ھ۔ وفات ۲۹؍جمادی الثانی ۱۲۹۴ھ/۱۸۷۹ء مدفون بہ حسینیہ غفران مآبؒ) کے ہیں۔ اس کے بعد ایک قطعہ تاریخ بحر العلوم آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد حسین (علّن صاحب ولادت ۱؍رجب ۱۲۶۷ھ/ ۱۸۵۱ء۔ وفات جمعہ ۲۸؍رجب ۱۳۳۵ھ/۱۹۰۷ء مدفون بہ حسینیہ غفران مآبؒ) کا ہے آپ ملک العلماء مغفرت مآب کے فرزند ارجمند ہیں۔ آپ ہی موجودہ طرز ذاکری کے بانی ہیں اور بعد میں جس طرز ذاکری کو کلیم اہلبیت خطیب اعظم علامہ سید سبط حسن فاطر جائسی (ولادت ۱۲۹۴ھ۔ وفات پنجشنبہ ۲۸؍محرم ۱۳۵۴ھ/ ۲؍مئی ۱۹۳۴ء مدفون بہ حسینیہ غفرانمآبؒ)، ذاکر شام غریباں عمدۃ العلماء آیۃ اللہ سید کلب حسین (کبن صاحب) (ولادت ۶؍شعبان ۱۳۱۱ھ/ ۱۸۹۲ء۔ وفات ۱۷؍جمادی الاول ۱۳۸۳ھ) اور سید العلماء آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی نقی نقوی (نقن صاحب) (ولادت ۲۶؍رجب ۱۳۲۳ھ /۱۹۰۵ء۔ وفات یکم شوال ۱۴۰۸ھ/ ۱۸؍مئی ۱۹۸۸ء مدفون بہ مقبرہ مولانا ابوالحسن صاحب متصل حسینیہ جنت مآبؒ) نے آسمان پر پہنچا دیا اور یہی وہ چار صاحب طرز خطیب وذاکر ہیں جن کا برصغیر کی تاریخ خطابت وذاکری میں کوئی جواب نہیں، ہاں تقلید ہی تقلید ہے گویا مذکورہ افراد مجتہدین فن ذاکری وخطابت ہیں اور باقی مقلدین ہیں جو عہد درعہد فوج درفوج ہیں۔ آخر میں جسٹس مولانا سید کرامت حسین (متولد بہ ۱۲۶۹ھ/۱؍جولائی ۱۸۵۲ء۔ متوفی پنجشنبہ ۲۶؍جمادی الثانی ۱۳۳۵ھ/ ۱۹؍اپریل ۱۹۱۷ء مدفون بہ صحن حسینیہ کیواں جاہ کربلائے تالکٹورہ) کی تاریخ وفات ہے، اگرچہ یہ خاندان اجتہاد کے داماد ہیں اور ان کا خاندان اجتہاد کے تلامذہ والے خاندان میں یعنی خاندان مفتی محمد قلی (ولادت دوشنبہ ۵؍ذیقعدہ ۱۱۸۸ھ/ ۱۷۷۴ء۔ وفات ۹؍محرم ۱۲۶۰ھ/ ۱۸۴۴ء مدفون بہ حسینیہ غفران مآبؒ) والد ماجد علامہ سید حامد حسین ''صاحب عبقات'' (ولادت ۵؍محرم ۱۲۴۶ھ/ ۱۸۳۰ء۔ وفات ۱۸؍صفر ۱۳۰۶ھ/ ۲۵؍اکتوبر ۱۸۸۸ھ مدفون بہ حسینیہ حضرت غفران مآبؒ) میں شمار ہے۔ مولانا کرامت حسین ہندوستان کے پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے عالم نسواں کے لئے ایک انقلابی کارنامہ انجام دیا۔ مسلمانوں میں سر سید احمد خاں نے مسلمان لڑکوں کیلئے ہندوستان میں پہلا اسکول ''محمڈن کالج'' کے نام سے قائم کیا تو لڑکیوں کیلئے ہندوستان میں پہلا کالج یعنی اسلامیہ گرلز کالج'' جسے اب ''کرامت ڈگری کالج'' کے نام سے جانا جاتا ہے، مولانا نے قائم کیا جس میں راجہ محمود آباد کی مالی مدد بھی بہت اہم ہے۔ لڑکیوں کا اسکول سب سے

پہلے شاید کلکتہ میں شاید کسی ہندو راجہ یا ہندوؤں کی کسی تنظیم نے قائم کیا تھا لیکن مسلمانوں کیلئے ہندوستان میں یہ پہلا کالج تھا جس میں عربی، فارسی کی تعلیم کے ساتھ دینیات کی تعلیم اور پردہ واجب تھا بلکہ مولانا کے بنائے ہوئے دستور العمل میں یہ سب چیزیں موجود تھیں۔ اگرچہ خالص مذہبی تعلیم کیلئے امجد علی شاہ کے عہد میں سید العلماء سید حسین کی بیٹی اور ہندوستان کی پہلی فقیہہ و مجتہدہ (زوجۂ مولانا سید عسکری نبیرۃ سلطان العلماء) نے زبدۃ العلماء مولانا علی نقی کے عزاخانے میں مدرسہ قائم کیا تھا جس میں انہوں نے درس اجتہاد تک دیا ہے شاید یہ تاریخ کا وہ ورق ہے جس پر تحقیقی کتابوں کے لکھنے کی ضرورت ہے تا کہ دنیا جانے کہ اہلبیت علیہم السلام کے چاہنے والے مرد و عورت دونوں کی تعلیم کے داعی اور اس پر عامل رہے ہیں۔

(۱)

تاریخ مسجد سید دلدار علی مجتہد غفران مآبؒ

دلبر زہراؑ و دلدار علیؑ
کامل اندر اجتہاد و اتقا
ساخت چوں مسجد شدہ تاریخ آں
مسجد اقصائے ثانی شد بنا

۱۲۲۷ھ

(دیوان ناسخ جلد دوم)

(۲)

تاریخ وفات جناب سلطان العلماء سید محمد صاحب مجتہد العصر

جناب مجتہد العصر سرور علما
ہمہ کرم ہمہ ہمت ہمہ خرد ہمہ رائے
ازیں سرائے فنا جانب بقا رفتند
بہ قصر گلشن فردوس داد رضواں جائے

اسیرؔ مصرع تاریخ سال کرد رقم
ستونِ کعبہ دینِ مبیں فتاد زپائے

۱۲۸۴ھ



ہے غم مجتہد دوراں سے
دل احباب علیؑ میں رخنہ
ہوئی تاریخ بفحوائے حدیث
کہ پڑا دین نبیؐ میں رخنہ

۱۲۸۴ھ

(دیوان مدبر الملک سید مظفر علی اسیرؔ مطبوعہ مطبع نول کشور، ذیقعدہ ۱۲۸۶ھ/فروری ۱۸۷۰ء لکھنؤ)

تاریخ وفات جناب مجتہد العصر سلطان العلماء سید محمد رضوان مآب اعلی اللہ مقامہ

چون قبلہ و کعبہ در ارم جائے نفیس
با حور جناں شدند در قصر جلیس
تاریخ بہ طرز نو لطافتؔ گفتا
اعداد کتب، بہشت، ائمہؑ، بنویس

۱۲۸۴ھ

(دیوان سید حسن لطافتؔ لکھنوی)

(۳)

قطعہ تاریخ وفات جناب سید العلماء سید حسین علیین مکان نور اللہ مرقدہ بنور الائمۃ

گشت مدفوں چوں سید العلماءؒ
رونق شرع سید الثقلینؑ
داد ہاتف چنیں بعشقؔ صدا
اے زہے تربت سمیٔ حسینؑ

۱۲۷۳ھ

ہمنام حسینؑ ابن علیؑ از دنیا
راہی سوئے فردوس بریں گردیدہ
ہمنام محمدؐ ز غم آں مغفور
در خانہ اندوہ مکیں گردیدہ
گفتیم چنین مصرع تاریخ اے عشقؔ
از بہر قمر، شمس حزین گردیدہ

۱۲۷۳ھ

(دیوان فارسی عشقؔ لکھنوی، غیر مطبوعہ)

(۴)

تاریخ بنا و اتمام امام باڑہ جناب قبلہ و کعبہ ممتاز العلما سید محمد تقی جنت مآبؒ

قبلہ و کعبہ، اعلم و اکمل
عادل و متقی و راہ نما
مجتہد جامع الشرائط ہیں
زاہد و عابد و مطیع خدا
علما میں بہت ہیں یہ ممتاز
جگر و جان سید العلما
ہے جو، ان کا امام باڑہ رفیع
خوب و مرغوب و تحفہ و زیبا
اس مکان شریف و اقدس کی
جب ہوئی اس جگہ شروع بنا
کہہ دیا تعزیت سرائے حسینؑ

۱۲۸۶ھ

بس لطافتؔ نے سال ہجری کا
بن چکا جب تمام اور کمال
ہوگئی مجلس عزا بر پا
کی رقم دل نے دوسری تاریخ
تعزیہ خانۂ حسینؑ ہوا

۱۲۸۶ھ

(دیوان لطافتؔ لکھنوی)

قطعۂ تاریخ وفات جامع علوم عقلی و نقلی فخر المدرسین جناب سید محمد تقی صاحب مجتہد مذہب امامیہ اثنا عشری جنت مآبؒ

چوں سپہر علم دیں سید تقی
زبدۂ آل محمدؐ مصطفیٰ
ماہر قرآن و تفسیر و حدیث
واقف رمز اشارات و شفا
بست و چارم بود از ماہ صیام
شد بایوان جناں رونق فزا
عالمے شد خاک بر سر از الم
ماتمی آمد نظر ارض و سما
گفت تسلیمؔ حزیں تاریخ سال
در زمیں شد آفتاب اصطفیٰ

۱۲۸۹ھ

(دیوان تسلیمؔ شاگرد نسیمؔ شاگرد حکیم مومن خاں مومنؔ دہلوی، مطبوعہ مطبع نامی لکھنؤ ۱۳۲۱ھ)

(۵)

تاریخ تولد پسر بخانہ تاج العلماء سید علی محمد صاحب خلف مجتہد العصر سلطان العلماء

قبلہ و کعبہ جناب مجتہد
قرعہ دولت بنام شاں فتاد
گشت پیدا پور فرزند خلف
عمر او تا یک صد و سی سال باد

گفت ہاتف سال مولود این چنیں
آفتاب علم مہر اجتہاد

۱۲۸۳ھ

شد پور پور مجتہد العصر جلوہ گر
عمرش بسان خضر الہی دراز باد
تاریخ گفت بہر ولادت سروش غیب
آمد گل طرب بگلستان اجتہاد

۱۲۸۳ھ

(دیوان اسیر تلمیذ مصحفی مطبوعہ مطبع نول کشور، ذیقعدہ ۱۲۸۶ھ/
فروری ۱۸۷۰ء)

نام تاریخی رسالہ غرہ حسب الارشاد حضرت مصنف تاج العلما سید علی محمد مجتہد فی البدیہ

غرہ جمیلہ ۱۲۹۳ھ انہا الغرہ ۱۲۹۳ھ

چہ لطیف است در کلام ایں نظم
کہ مثالش کسے شنید و نہ دید
از تصانیفِ عالمِ اوحد
کہ بود در جمیع علم فرید
حاوی و جامع کمال و فضل
در علوم حدیث و فقہ سدید
ہست سید علی محمد نام
نیز موصوف با صفات حمید
از مورخ بطرز خوب و لطیف
انہا الغرہ نام او گردید

۱۲۹۳ھ

(مجموعۂ تاریخ سید محمد ہاشم جونپوری)

(۲)

تاریخ وفات مجتہد العصر والزمان ملک العلماء سید بندہ حسین اعلی اللہ مقامہ

عالی جناب مجتہد العصر و الزمان
طاعت گزار و زاہد و سجاد و متقی
فخر حجیج حضرت بندہ حسین آنکہ
ذاتش نمود پنجہ دین مبین قوی
طبعش کہ بود صیقل آئینہ علوم
کردہ بدہر صورت دین نبیؐ جلی
بودہ رواج شرع بدورانش آن چناں
منکوب در جہاں شدہ ہر ناصب و شقی
فرمود تازہ باغ حدیث و اصول فقہ
ذاتش کہ شد بجملہ کمالات محتوی
ماحی کفر و بدعت و حامی دین حق
ہادی راہ ملت و سردار دیں علیؑ
بودہ است بست و نہ ز جمادیٔ آخریں
روزے کہ او بزیر زمیں گشتہ منزوی
ہاشم زروئے آہ و الم گفت سال او
شد از جہاں مروج دین محمدی

۱۲۹۴ھ

ایضا

پیشوائے دیں جناب مجتہد بندہ حسین
ماہ تابان ہدی، مہر درخشان ہدی
مالک ملک شریعت حاکم احکام دیں
نائب شیران حق، شیر نیستاں ہدیٰ

تیرگی جہل و کفر از خلق عالم دور کرد
ذات والالیش کہ بودہ مہر رخشان ہدی
کلکش ابرے بود، دریا دل کہ بے ریب و گماں
تازہ شد از آبیاریش گلستان ہدی
درجہ ترویج دیں در عہد او برتر شدہ
شد دو بالا در زمانش رتبہ و شان ہدی
طالبان گوہر مقصود دین را، شد غنا
درفشاں چوں شد زبانش ابر نیسان ہدی
از وفات او بعالم اہل دیں غمگیں شدند
چاک شد در ماتمش یکسر گریبان ہدی
راست باشد گر بگویم جان دیں رفت از جہاں
جان دیں باشد ہدایت بود او جان ہدی
سالش از روئے وفور غم سروش غیب گفت
سرنگوں شد بے بہا رکنے ز ارکان ہدی

۱۲۹۴ھ

ایضا

جناب قبلہ ام بندہ حسینؒ آں
کہ بود از ذات او دیں را حمایت
سفر فرمود سوئے باغ جنت
نباشد رنج عالم را نہایت
پئے سالِ وفاتش گفت ہاشم
بشد گل شمع ایمان و ہدایت

۱۲۹۴ھ

(مجموعہ تاریخ معروف بہ آئینۂ جمال (۱۳۵۲ھ/۱۹۳۳ء) مصنفہ جناب سید محمد ہاشم ڈپٹی کلکٹر جونپور)

(۷)

تاریخ رحلت بحر العلوم سید محمد حسین عرف علن مجتہد لکھنؤ اعلی اللہ مقامہ

جناب قبلہ محمد حسین علّن عرف
فقیہ و مجتہد عصر از اب و اجداد
مہ سمائے ہدی و خلیل بیت ورع
سپھر عالم تقویٰ و کعبہ زہاد
محدث و متکلم، مقرر و واعظ
مفسر و متشرع، محقق و استاد
گل ریاض ہدایت، بہار باغ کلام
امام دینِ علیؑ بود و مقتدائے عباد
بروز جمعہ سفر زیں جہان فانی کرد
رسید تا بہ فلک شور نالہ و فریاد
بود مقام قیامش بروضۂ رضواں
بحق جاہ محمدؐ و آلہؑ الامجاد
ز بہر سال وفات ہموم آیاتش
نوشت خامہ ہاشم کہ - رکن شرع فتاد

۱۳۲۵ھ

(مجموعہ تاریخ سید محمد ہاشم محلہ دریبہ جونپور)

(۸)

تاریخ وفات مولانا جسٹس سید کرامت حسین مرحوم لکھنؤ

جناب قبلہ کرامت حسین سید ما
ادیب و فلسفی و متقی بے ہمتا
وجود او پئے اسلام بود مایۂ ناز
چو او نبود و نباشد نہ دیگر آید باز
بعلم مشرق و مغرب تبحرش کامل
حقیقت است کہ او بود عالم عامل

نظیر پختہ مزاجیش در جہاں معدوم
قدم زجادہ نہ بگزاشت در ہموم و غموم
علوی مرتبہ عالیش نہ کم بودہ
کہ پنج سال جج ہائی کورٹ ہم بودہ
علوی مرتبہ اش از ہمیں ہویدا بود
کہ چند سال جج از ججان اعلیٰ بود
بنائے مکتب نسواں بہ لکھنؤ فرمود
بپئے ترقی اسلامیاں درے بکشود
تمام عمر خورش مثل گل بسر کردہ
سبک چو بوئے گل از این جہاں سفر کردہ
بیوم بست و ششم از جمادی الثانی
بہ پنجشنبہ رواں شد ز عالم فانی
نمودے طائر روحم چو روح او پرواز
سبک از یں قفس جسم و باز نامدے باز
مرا خدا بدہد موت ایں چنیں آساں
رواں سبک بشوم تا ز عالم امکاں
شنو بغور چہ کامل شہادتے این است
چہ قول واجبی و مستحق تحسین است
جناب مولوی استاد اوستادم بود
کہ ہست او بجہاں حی و قایم و موجود
جناب میر رعایت حسین نام او
بسر بیاد الہبیت صبح و شام او
خداش صبر بہجر برادرش بدہد
بحق جاہ محمد و آلہ الامجد
بود بروح کرامت حسین رحمتِ حق
بخلد جائے بیابد ز قادر مطلق
چو داشت سلسلہ با نسل حضرت کاظمؑ
بود بروز قیامت بحضرت قائمؑ
چو او زنسل جنابِ امام ہفتم بود
بود بحشر بجدش زرحمت معبود

بگفت ہاشمؔ تفتیدہ دل، مسیحی سال
نہاں بخاک شدہ آفتاب قدر کمال
۱۹۱۷ء

برائے سال دگر کرد نوحہ دلسوز
نہاں بخاک شدہ آفتاب علم امروز
۱۹۱۷ء

✿

گفتم زروئے آہ تاریخ
صد حیف ستون علم فتاد
۱۳۳۵ھ

(مجموعۂ تاریخ سید محمد ہاشم جونپوری مطبوعہ اسرار کریمی پریس، الہ آباد)

انشاءاللہ العزیز اگلی قسط خاندان اجتہاد نمبر ۱۲ میں پیش کی جائے گی۔

✿✿✿

التماس ترحیم

مومنین کرام سے گزارش ہے کہ ایک بار سورۂ حمد اور تین بار سورۂ توحید کی تلاوت فرما کر جملہ مرحومین خصوصاً مرزا محمد اکبر ابن مرزا محمد شفیع کی روح کو ایصال فرمائیں۔

محمد عالم: نکّر پرنٹنگ اینڈ بائنڈنگ سینٹر
حسین آباد، لکھنؤ

Mohd. Alim
Proprietor
Nukkar Printing & Binding Centre
26-Shareef Manzil, J. M. Road,
Husainabad, Lucknow-3
0522-2253371, 09839713371
e-mail: nukkar.printers@gmail.com